ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 6 اکتوبر 1964

سردار گووندراؤ ودیگراں

بنام

سٹیٹ آف مدھیہ پردیش

(پی بی گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، کے این وانچو، ایم ہدایت اللہ، رگھوبر دیال اور جے آر مدھولکر جسٹسز)

سی پی اور بیرار کی جانب سے لینڈ ریونیو استثنیٰ ایکٹ 1948 کی دفعہ 5(3) سابق سربراہوں کی اولادیں استثنیٰ سے محروم ہیں اور اگر شرائط پوری ہوں تو پنشن دینے کے لیے درخواست دینے کی حقدار ہیں۔ پنشن دینا، اگر شرائط پورے کئے، چاہے صوابدیدی

درخواست گزار جو ایک سابق حکمراں سربراہ کی اولاد تھے اور سی پی اینڈ بیرار منسوخی آف لینڈ ریونیو استثنیٰ ایکٹ، 1948 کے دفعہ 3 کے نفاذ کے نتیجے میں لینڈ ریونیو سے اپنی استثنیٰ کھو چکے تھے، انہوں نے ایکٹ کی دفعہ 5 کی دفعات کے تحت پنشن یا منی گرانٹ کے لئے درخواست دی تھی۔ ریاستی حکومت نے ان کی عرضی کو بغیر کسی وجہ کے مسترد کر دیا تھا۔ انہوں نے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ پٹیشن دائر کی لیکن ہائی کورٹ نے کہا کہ پنشن دینا مکمل طور پر حکومت کی صوابدید کے اندر ہے اور اس لئے درخواست نااہل ہے۔

سپریم کورٹ میں دائر اپیل میں درخواست گزاروں نے دلیل دی کہ بغیر کسی وجہ کے ان کی عرضی کو مسترد کرنے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا اور ایک بار پنشن دینے کی شرائط پوری ہونے کے بعد ریاستی حکومت پر رقم یا پنشن کی گرانٹ دینا لازمی ہے۔ ریاستی حکومت کی طرف سے دفعہ 5 (2) کے الفاظ پر بھروسہ کیا گیا تھا کہ درخواستوں کے سلسلے میں جانچ کے بعد حکومت 'اس طرح کے احکامات جاری کر سکتی ہے جو اسے مناسب لگے' اور ڈائریکٹری لفظ 'دفعہ 5(3) میں ہی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

حکم ہوا کہ: (i) دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) اور (3) پر الگ الگ غور کیا جانا چاہئے۔ ذیلی دفعہ (2) کے تحت رقم یا پنشن کی منظوری کے لئے تمام درخواستوں پر غور کیا جانا تھا اور حکومت ان سے کئی طریقوں سے نمٹ سکتی تھی۔ اپنی واضح صوابدید کے باوجود دفعہ 5(2) نے صرف حکومت کو موقع کے مطابق احکامات جاری کرنے کے قابل بنایا۔ [683E-H].

ذیلی دفعہ (3) میں مذہبی اور خیراتی اداروں وغیرہ جیسے خصوصی طبقات اور حکمران سرداروں کی اولادوں سے نمٹا جانا تھا اور اس لئے صوابدید میں ترمیم کی گئی۔ قواعد نے دو ذیلی دفعات کے

درمیان فرق کو اجاگر کیا کیونکہ انہوں نے ذیلی دفعہ (3)[683A-D] کے تحت آنے والے معاملات میں خصوصی تفتیش کا اہتمام کیا تھا۔

شقوں کو فعال کرنے سے بعض اوقات لازمی طاقت حاصل ہوتی ہے اور موجودہ صورت میں اس شرط کی موجودگی پر حکومت پر رقم یا پنشن کی منظوری لازمی ہو گئی حالانکہ ذیلی دفعہ (2) میں حکومت کو اس طرح کے احکامات جاری کرنے کا اختیار حاصل تھا جو اسے مناسب لگتا تھا اور ذیلی دفعہ (3) میں لفظ 'may' استعمال کیا گیا تھا۔ سوائے ان معاملوں کے جہاں پنشن نہ دینے کی اچھی بنیادیں موجود تھیں، حکومت ان لوگوں کو گرانٹ دینے کی پابند تھی جو مطلوبہ شرائط پر پورا اترتے ہیں اور تیسری ذیلی دفعہ میں لفظ 'may' دیا جاتا ہے، حالانکہ بظاہر صوابدیدی طور پر 'must' کے طور پر پڑھا جاتا تھا۔[684B-H]

میکسویل نے قوانین کی تشریح کا حوالہ دیا۔

(ii) درخواست گزاروں کی درخواست پر حکم جاری کرنے میں حکومت کو نیم عدالتی طریقے سے کام کرنا پڑا۔

اپیل کنندگان کو اپنا کیس بیان کرنے کا موقع دیا جانا تھا اور وہ یہ جاننے کے بھی حقدار تھے کہ ان کے دعوے کو کیوں مسترد کیا گیا تھا۔[685B-D].

مسرز ہری نگر شوگر ملز۔ لمیٹڈ بمقابلہ شیام سندر جھن جھن والا و دیگراں [1962]I.S.R2 339، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت کا حکم ایک طرف رکھ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 182، سال 1964۔

مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 20 اپریل 1959 کے فیصلے اور حکم سے متفرق درخواست نمبری 325 سال 1955 میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی۔

درخواست گزاروں کی طرف سے سالیسٹر جنرل ایس وی گپتے، ڈبلیو ایس بارلنگے، ایس ٹی کھیر وار کرا اور اے جی رتنا پارکھی شامل ہیں۔

جواب دہندہ کے لئے آئی این شروف کے لئے ایم ایس کے شاستری اور ایم ایس نرسمہن۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس ہدایت اللہ نے سنایا۔

جسٹس ہدایت اللہ۔ مدھیہ پردیش کے ہوشنگ آباد اور نمار اضلاع کے سابق حکمراں سرداروں کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرنے والے درخواست گزاروں نے مرکزی صوبوں اور بیرار منسوخی آف لینڈ ریونیو استثنیٰ ایکٹ، 1948 کے تحت اپنے لئے مناسب دیکھ بھال کے طور پر رقم یا پنشن دینے کے لئے درخواست دی تھی۔ اس ایکٹ کے تحت ہر وہ جائداد، محل، گاؤں یا زمین

جسے ولی عہد کے ساتھ خصوصی گرانٹ یا معاہدے کے ذریعے زرعی آمدنی کے پورے یا کچھ حصے کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا، یا اس وقت نافذ العمل کسی قانون یا قاعدے کی شق کے تحت یا کسی دوسرے دستاویز کی تعمیل میں 1948-49 سے لینڈ ریونیو کے لیے مقررہ تاریخ کے بعد تھا۔ گرانٹ، معاہدہ، قانون، قاعدہ یا آلہ میں کچھ بھی شامل ہونے کے باوجود.

درخواست گزاروں کے پاس ان دونوں اضلاع میں جاگیرداروں اور اوبریداروں کی طرح موافق شرائط پر جاگیریں تھیں، اور مجموعی طور پر سالانہ 0-5-27828 روپے کی زمین کی آمدنی کی ادائیگی سے استثنیٰ حاصل تھا۔ اس ایکٹ کی منظوری کے بعد استثنیٰ ختم ہو گیا اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ اس ایکٹ کی دفعات کے تحت رقم یا پنشن دینے کے حقدار ہیں۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر کے پاس درخواست دی، جنہوں نے ان کی درخواست ریاستی حکومت کو بھیج دی۔ ریاستی حکومت نے 26 اپریل 1955 کو اپنے حکم نمبر 4-XVI/993 کے ذریعہ ان کی عرضی کو مسترد کر دیا۔ اس ترتیب میں کوئی وجہ شامل نہیں ہے.

اس کے بعد درخواست گزاروں نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت مدھیہ پردیش ہائی کورٹ میں ریاستی حکومت کے حکم کو منسوخ کرنے کے لئے سرشریری کی رٹ کے لئے عرضی دائر کی۔ اس عرضی میں انہوں نے دلیل دی تھی کہ ریاستی حکومت کی جانب سے بغیر کوئی وجہ بتائے ان کی عرضی کو مسترد کرنا کوئی فیصلہ نہیں ہے اور یہ ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت ریاستی حکومت کو حاصل اختیارات کا نامناسب اور غیر قانونی استعمال ہے۔ ریاستی حکومت نے یہ کہتے ہوئے عرضی کی مخالفت کی کہ درخواست گزار کسی سابق حکمراں سربراہ کی اولاد نہیں ہیں اور مزید کہا کہ ریاستی حکومت کے ذریعہ اختیارات کا استعمال مناسب اور قانونی ہے۔

ہائی کورٹ میں درخواست کی سماعت فل بنچ نے کی اور اسے نمٹا دیا۔ فاضل چیف جسٹس نے فل بنچ کی جانب سے فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت کو پیسہ یا پنشن دینے کے لئے مجبور نہیں کیا گیا کیونکہ دفعہ 5 کے تحت اختیارات کا استعمال صوابدیدی تھا اور اس لئے درخواست نا اہل ہے۔ ہائی کورٹ نے کسی دوسرے سوال پر غور نہیں کیا حالانکہ قانون کی دفعات کے تحت مقدمہ دائر کرنے پر پابندی عائد ہے اور اگر ریاستی حکومت اس قانون کی شرائط پر عمل کرنے میں ناکام رہتی ہے یا غیر قانونی طریقے سے کام کرتی ہے تو آرٹیکل 226 کے تحت ایک عرضی ہی واحد حل معلوم ہوتی ہے۔

یہ قانون آٹھ دفعات پر مشتمل ہے۔ زمین کے محصولات کی ذمہ داری سے استثنیٰ کی منسوخی دفعہ 3 کے تحت طے کی گئی ہے، جس کا مقصد پہلے ہی اس فیصلے میں ظاہر ہو چکا ہے۔ اس دفعہ کا

تفصیل سے حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کے علاوہ یہ بیرار لینڈ ریونیو کوڈ کے تحت چلنے والی بیرار کی زمینوں اور مدھیہ پردیش میں سینٹرل پرووِنس لینڈ ریونیو ایکٹ، 1917 کے تحت چلنے والی زمینوں کی بات کرتا ہے اور ایسی زمینوں کے طبقات اور ان پر لاگو خصوصی قوانین کا تعین کرتا ہے۔ موجودہ اپیل میں ہمیں ان تفصیلات سے کوئی سروکار نہیں ہے اور اس لیے انہیں ایک طرف رکھا جا سکتا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 4 میں مرکزی صوبوں کے لینڈ ریونیو ایکٹ 1917 اور بیرار لینڈ ریونیو کوڈ میں مناسب ترامیم کی گئی ہیں جس کے نتیجے میں ایکٹ کی دفعہ 3 کی دفعات شامل ہیں۔ ہمیں ان ترامیم کو مرتب کرنے کی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کے بعد دفعہ 5 مندرجہ ذیل فراہم کرتا ہے:

5. منی گرانٹ یا پنشن کے فیصلے۔

(1) دفعہ 3 کی دفعات سے بری طرح متاثر ہونے والا کوئی بھی شخص گرانٹ یا رقم یا پنشن دینے کے لئے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو درخواست دے سکتا ہے۔

(2) ڈپٹی کمشنر درخواست صوبائی حکومت کو ارسال کرے گا، جو اس طرح کے احکامات جاری کر سکتی ہے جو اسے مناسب لگے۔

(3) صوبائی حکومت پنشن یا رقم واگذار کر سکتی ہے۔

(i) کسی مذہبی، خیراتی یا عوامی ادارے یا اسی نوعیت کی خدمت کی دیکھ بھال یا دیکھ بھال کے لئے رقم یا پنشن کی گرانٹ دے سکتی ہے، یا

(ii) سابق حکمران سردار کی اولاد کے کسی خاندان کی مناسب دیکھ بھال کے لئے۔

(4) اس دفعہ کے تحت رقم یا پنشن کی منظوری کے ذریعے منظور کی گئی کوئی بھی رقم صوبے کے محصولات پر چارج ہو گی۔

دفعہ 6 سول عدالتوں کے دائرہ اختیار پر پابندی عائد کرتا ہے۔ دفعہ 8 صوبائی حکومت کو اس ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے قواعد بنانے کا اختیار دیتا ہے۔ دفعہ 7 ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ مرکزی صوبوں کے لینڈ ریونیو ایکٹ، 1917 اور برار لینڈ ریونیو کوڈ کے تحت مکمل یا جزوی طور پر لینڈ ریونیو کی ادائیگی سے استثنیٰ دے، جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔

اس اپیل میں مختصر سوال یہ ہے کہ کیا دفعہ 5(3) کی دفعات ریاستی حکومت پر یہ لازمی بناتی ہیں کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ درخواست دہندہ قانون کے تحت استثنیٰ کھو چکا ہے اور وہ سابق حکمراں سربراہ کی اولاد ہے تو کیا وہ مناسب رقم یا پنشن فراہم کرے؟ ہائی کورٹ کی فل بنچ کا خیال تھا کہ ریاستی حکومت پر اس طرح کی گرانٹ دینے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے کیونکہ دفعہ 5(3)

صوابدیدی ہے۔ درخواست گزاروں کی دلیل ہے کہ دفعہ 5(3) کے بارے میں ہائی کورٹ کا نقطہ نظر غلط ہے اور زبان کے استعمال کے باوجود یہ دفعہ لازمی ہے جو صوابدید فراہم کرتی ہے، بشرطیکہ ذیلی دفعہ کی دیگر شرائط کو پورا کیا جائے۔

اس سوال سے نمٹنے سے پہلے ہم ان قواعد کا بھی حوالہ دے سکتے ہیں جو ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت بنائے گئے ہیں۔ یہ قواعد ایکٹ کی دفعہ 5(1) کے تحت موصول ہونے والی درخواستوں سے نمٹنے کے لئے بنائے گئے تھے۔ان کی تعداد چھ ہے۔ 'معوفی'، 'انعام'، 'معوفیدار' اور 'انعامدار' کی اصطلاحات کی وضاحت کے بعد قاعدہ 3 میں کہا گیا ہے کہ درخواست موصول ہونے پر ڈپٹی کمشنر ذاتی طور پر اس کی تحقیقات کر سکتا ہے یا اسے انکوائری اور رپورٹ کے لیے ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے سے کم نہ ہونے والے ریونیو افسر کو منتقل کر سکتا ہے۔اس کے بعد قاعدہ 4 میں بتایا گیا ہے کہ انکوائری میں کیا شامل ہونا چاہئے۔اگرچہ اس قاعدے کو ذیلی قاعدہ (a) تا (g) میں تقسیم کیا گیا ہے، لیکن ذیلی قواعد (a) تا (e) کے تحت انکوائری کو ہدایت کی جاتی ہے کہ درخواست دہندہ کے پاس موجود زمین، اس کی آمدنی، معوفی یا انعام کی کلاس اور معوفی اور انعام کی تفصیلات کا پتہ لگایا جائے۔ یہاں بہت سے معوفیدار، عبیاریداد تھے، جو مختلف عنوانات اور مراعات کے تحت زمینوں پر قابض تھے۔ ذیلی قواعد (a) تا (e) تمام درخواست دہندگان پر لاگو ہوتے ہیں۔تاہم، جب معوفی کسی مذہبی، خیراتی یا عوامی ادارے کی طرف سے یا کسی خدمت کے لئے قبضہ میں ہو جیسا کہ دفعہ 5(3)(i) میں بیان کیا گیا ہے جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے یا سابق حکمراں سردار کی اولاد کی طرف سے دیکھ بھال کے لئے رکھا گیا ہے جیسا کہ دفعہ 5(3)(ii) میں ذکر کیا گیا ہے، ذیلی قواعد (f) اور (g) ذیلی قواعد (a) تا (e) کے علاوہ لاگو ہوتے ہیں۔ ذیلی قاعدہ (f) کے تحت مذہبی، خیراتی یا سرکاری اداروں یا خدمات کے بارے میں کچھ خصوصی تحقیقات کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے کہ آیا ادارے کو برقرار رکھا جائے یا خدمت جاری رکھی جائے اور ادارے یا خدمت کی دیکھ بھال کے لئے درکار کم از کم سالانہ اخراجات۔اس کے بعد ذیلی قاعدہ (g) کہتا ہے:

"سابق حکمراں سردار کی اولاد کی دیکھ بھال کے لئے معوفی یا انعام کے معاملے میں مندرجہ ذیل مزید معلومات بھی فراہم کی جانی چاہئے:

اس کے بعد چار ذیلی قواعد ہیں: پہلے میں کہا گیا ہے کہ خاندان کی مناسب دیکھ بھال کو یقینی بنانے کے لئے ضروری کم از کم رقم پوچھ گچھ کے بعد بتائی جانی چاہئے۔ دوسرا یہ تقاضا کرتا ہے کہ آمدنی کا کوئی دوسرا ذریعہ واضح کیا جائے۔ تیسرے میں تفتیشی افسر سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ بتائے کہ

ایسا شخص کس حد تک معوفی آمدنی پر منحصر ہے اور چوتھے کا تقاضا ہے کہ حکومت کے ساتھ اس کی وفاداری کا تعین کیا جائے۔ اس کے بعد قاعدہ 5 میں کہا گیا ہے کہ جانچ مکمل کرنے کے بعد ڈپٹی کمشنر اپنی رپورٹ اور اپنی سفارش پیش کرے۔ قاعدہ 6 میں کہا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو اس بات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ دفعہ 5(3) کے تحت منی گرانٹ دینے کے بجائے دفعہ 7 کے تحت مکمل یا جزوی طور پر لینڈ ریونیو کی ادائیگی کے لئے کچھ زمین کو ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دینا مناسب ہوگا یا نہیں۔

ریاست مدھیہ پردیش کی طرف سے دلیل دی گئی ہے کہ اس قانون کے تحت استعمال کیے جانے والے اختیارات حکومت کی صوابدید میں ہیں اور آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ کے ذریعے اس کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا ہے۔ اس دلیل کی حمایت میں نشاندہی کی گئی ہے کہ دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) حکومت کو مکمل صوابدید فراہم کرتی ہے کیونکہ اس میں کہا گیا ہے کہ "صوبائی (ریاستی) حکومت" .... ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ارسال کی گئی ہر درخواست کے سلسلے میں "مناسب سمجھے اس طرح کے احکامات جاری کر سکتی ہے"، اور یہ کہ ذیلی دفعہ (3) کو اس زبان میں بھی لکھا گیا ہے جو ڈائریکٹری ہے جس میں کہا گیا ہے کہ "صوبائی (ریاستی) حکومت رقم کی گرانٹ دے سکتی ہے یا پنشن وغیرہ۔ ایسا لگتا ہے کہ ہائی کورٹ میں اس رائے کو قبول کر لیا گیا ہے۔

ہماری رائے میں، اگر پانچویں دفعہ کی اسکیم کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو اس دلیل کی حمایت نہیں کی جا سکتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈپٹی کمشنر کو جانچ کرنے اور تمام درخواستوں کو حکومت کو بھیجنے کی ضرورت ہوتی ہے اور حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایسے احکامات جاری کرے جو وہ مناسب سمجھے لیکن ذیلی کام کا آغاز کرے۔ دفعہ (2) اور اس میں صوابدید عام طور پر درخواستوں سے متعلق ہے جبکہ کچھ درخواستوں کے سلسلے میں حکم تیسری ذیلی دفعہ کے تحت دیا جانا چاہئے جہاں صوابدید میں کافی حد تک ترمیم کی جاتی ہے۔ یہاں کے قواعد تیسرے ذیلی دفعہ کی تفہیم میں مدد کرتے ہیں۔

تمام معاملات میں ایک جانچ کی جانی چاہئے جو عام طور پر قاعدہ 4، ذیلی قوائد (a) تا (e) کے ذریعہ ظاہر کردہ نمونے کی پیروی کرتی ہے۔ لیکن مذہبی، خیراتی یا سرکاری اداروں یا خدمت کے ذریعہ معوفی یا انعام رکھنے یا سابق حکمراں سربراہ کی اولاد کی دیکھ بھال کے لئے کسی معوفی یا انعام کی صورت میں اضافی تحقیقات کی جاتی ہیں۔ قواعد دو خصوصی زمروں سے تعلق رکھنے والے افراد کے معاملے میں استثنیٰ کی منسوخی اور دوسروں کے معاملے میں استثنیٰ کی منسوخی کے درمیان

فرق کو اجاگر کرتے ہیں۔ فی الحال یہ نوٹ کیا جائے گا کہ ایکٹ کی دفعہ 5 بھی اسی اسکیم کی پیروی کرتی ہے اور قواعد دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (3) کے خصوصی کردار پر زور دینے سے زیادہ کچھ نہیں کرتے ہیں۔ حکومت کو کچھ دیگر زمینوں کو لینڈ ریونیو سے پاک کرنے کا اختیار دیا گیا ہے تاکہ کبھی پیسے یا پنشن کی گرانٹ اور کبھی لینڈ ریونیو سے استثنیٰ کا حکم دیا جا سکے۔ اس کا شاید ہی یہ ارادہ کیا جا سکتا تھا کہ دفعہ (5) کی ذیلی دفعہ (3) کو ذیلی دفعہ (2) کے ذریعہ دی گئی صوابدید پر عمل کرتے ہوئے اس کے مقصد کے لئے نامناسب بنا دیا جائے۔ دونوں ذیلی دفعات کو الگ الگ پڑھنا ہوگا کیونکہ اگرچہ ان دونوں میں لفظ "may" ظاہر ہوتا ہے لیکن ذیلی دفعہ (3) میں یہ لفظ اس ذمہ داری سے معنی لیتا ہے جو حکومت پر بعض اداروں اور افراد کے حوالے سے عائد کی گئی ہے اگر بیان کردہ شرائط پوری ہو جائیں۔ یہ سوچنا ناممکن ہے کہ کسی مذہبی، خیراتی یا عوامی ادارے کے معاملے میں جسے جاری رکھنا ضروری ہے یا سابق حکمران سرداروں کی اولاد کے معاملے میں، حکومت کو ان کی دیکھ بھال یا دیکھ بھال کے لئے رقم یا پنشن دینے سے انکار کرنے کی مکمل صوابدید حاصل ہے، حالانکہ وہ اس گرانٹ کے لئے تمام شرائط کو پورا کرتے ہیں اور رقم یا پنشن کی گرانٹ کے مستحق تھے. دفعہ 5(3) میں لفظ "may" کی تشریح لازمی طور پر کی جانی چاہئے جب شرائط، یعنی، کسی مذہبی، خیراتی یا عوامی ادارے کا وجود، جسے جاری رکھنا چاہئے یا حکمران سردار کی اولاد کا وجود قائم کیا جانا چاہئے. ذیلی دفعہ (2) میں "اس طرح کے احکامات جاری کر سکتے ہیں جو وہ مناسب سمجھتی ہے" کا مطلب اس سے زیادہ نہیں ہے کہ حکومت کو موقع کے مطابق اپنے احکامات جاری کرنے ہوں گے، جس طرح کا حکم موقع کی ضرورت کے مطابق کیا جانا ہے۔ جیسا کہ میکسویل میں قوانین کی تشریح (گیارہواں ایڈیشن، صفحہ 231) میں بیان کیا گیا ہے:

"ایسے قوانین جو لوگوں کو دوسروں کے فائدے کے لئے کام کرنے کا اختیار دیتے ہیں، یا، جیسا کہ کبھی کبھی کہا جاتا ہے، عوامی بھلائی یا انصاف کی ترقی کے لئے، اکثر تنازعات کو جنم دیتے ہیں جب اختیارات کو لازمی نہیں بلکہ صرف قابل بنانے کے لحاظ سے تفویض کیا جاتا ہے۔ اس بات کو نافذ کرنے میں کہ وہ "may"، یا "اگر وہ مناسب سمجھتے ہیں" یا "اختیار حاصل کریں گے" یا یہ کہ "ان کے لئے ایسا کام کرنا محض اجازت کی زبان استعمال کرتا ہے، لیکن اکثر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس طرح کے اظہار میں کم از کم ایک لازمی طاقت ہو سکتی ہے، اور ایسا لگتا ہے کہ عدالتی وضاحت کے ذریعہ اس میں ترمیم کی جائے گی۔

یہ ایک ایسی مثال ہے جہاں اس شرط کی موجودگی پر حکومت پر رقم یا پنشن کی منظوری لازمی ہو جاتی ہے حالانکہ دفعہ 5(2) میں حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس طرح کے احکامات جاری کر سکتی ہے جو وہ مناسب سمجھتی ہے اور ذیلی دفعہ (3) میں لفظ "may" استعمال کیا گیا ہے۔ لفظ "may" کو اکثر "shall" یا "must" کے طور پر پڑھا جاتا ہے جب کسی کام کی نوعیت میں کچھ ایسا ہوتا ہے جو اسے اس شخص کا فرض بنا دیتا ہے جسے اختیار استعمال کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ دفعہ 5(2) صوابدیدی ہے کیونکہ اس میں ان تمام معاملوں کو مد نظر رکھا گیا ہے جو قانون کی دفعہ 3 کی دفعات سے بری طرح متاثر ہونے کا دعوی کرنے والے افراد کی حکومت کے سامنے لائے جا سکتے ہیں۔ ایسے بہت سے افراد کا کوئی دعویٰ نہیں ہو سکتا ہے حالانکہ عام طور پر کہا جا سکتا ہے کہ وہ دفعہ 3 سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ اگر اختیارات کو ہر معاملے میں صوابدیدی ہونا تھا تو ذیلی دفعہ (2) سے آگے نافذ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ دو ذیلی دفعات کیوں نافذ کی گئیں اس کی وجہ تلاش کرنا دور کی بات نہیں ہے۔ حکومت کو ذیلی دفعہ (3) کے تحت غور و خوض کے لئے کچھ کا انتخاب کرنا پڑ سکتا ہے اور کچھ کو دفعہ 7 کے تحت غور و خوض کے لئے منتخب کرنا پڑ سکتا ہے اور کچھ دوسروں کے دعووں کو مسترد کرنا پڑ سکتا ہے اور ذیلی دفعہ (2) حکومت کو یہ صوابدید دینے سے زیادہ کچھ نہیں کرتی ہے اور اس ذیلی دفعہ میں لفظ "may" اس کے عام معنی رکھتا ہے۔ تاہم ذیلی دفعہ (3) میں لفظ "may" کا ایک مختلف مطلب ہے۔ اس ذیلی دفعہ کے تحت حکومت کو اگر اس بات کا اطمینان ہو کہ کسی ادارے یا خدمت کو جاری رکھا جانا چاہیے یا کسی سابق حکمران سربراہ کی اولاد موجود ہے تو اس ادارے یا خدمت یا سابق حکمران سربراہ کی اولاد کو رقم یا پنشن دی جائے، جیسا کہ معاملہ ہو۔ ظاہر ہے کہ اگر دعویٰ کرنے والا شخص کسی سابق حکمران سربراہ کی اولاد نہیں ہے یا پیسہ یا پنشن نہ دینے کی کوئی معقول وجہ ہے تو اسے گرانٹ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن، ان معاملوں کو چھوڑ کر جہاں پنشن نہ دینے کی اچھی بنیادیں موجود ہیں، حکومت ان لوگوں کو گرانٹ دینے کی پابند ہے جو مطلوبہ شرط کو پورا کرتے ہیں اور تیسری ذیلی دفعہ میں لفظ "may" اگرچہ بظاہر صوابدیدی طور پر "must" کے طور پر پڑھا جانا چاہیئے۔ ہائی کورٹ نے یہ سوچنے میں غلطی کی کہ تیسری ذیلی دفعہ بھی دوسری دفعہ کی طرح مکمل صوابدید دیتی ہے۔

اگلا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت نے 26 اپریل 1955 کا حکم دینے کا جواز پیش کیا تھا؟ اس حکم میں کوئی وجہ نہیں بتائی گئی ہے۔ یہ قانون حکومت پر ایک ذمہ داری عائد کرتا ہے جو ظاہر ہے کہ عدالتی طریقے سے انجام دیا جانا چاہیئے۔ ایسا لگتا ہے کہ درخواست گزاروں کی کوئی شنوائی

نہیں ہوئی ہے۔ یہ قانون کسی مقدمے پر پابندی لگاتا ہے اور اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ حکومت کو اس طرح کے معاملے سے نیم عدالتی طریقے سے نمٹنا چاہیے اور دعویداروں کو ڈپٹی کمشنر کی رپورٹ کی روشنی میں اپنا کیس بیان کرنے کا موقع دینا چاہیے۔ درخواست گزار یہ جاننے کے بھی حقدار تھے کہ حکومت نے پیسے یا پنشن دینے کے ان کے دعوے کو کیوں مسترد کر دیا تھا اور کس طرح انہیں ان افراد کے زمرے میں نہیں آنے والا سمجھا جاتا تھا جن کو ایکٹ کے ذریعہ واضح طور پر اس طریقے سے معاوضہ دینے کا ارادہ کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ ان معاملوں میں بھی جہاں حکومت کا حکم خفیہ مواد پر مبنی ہے، اس عدالت نے اس بات پر زور دیا ہے کہ جب حکومت سرکاری یا نیم عدالتی کام انجام دیتی ہے تو اس کی وجوہات سامنے آنی چاہئیں (دیکھیں میسرز زہری نگر شوگر ملز لمیٹڈ بمقابلہ شیام سندر جھنجھن والا و دیگراں)(1)۔ ہائی کورٹ نے کسی دوسرے سوال پر غور نہیں کیا کیونکہ اس نے دفعہ 5(3) کی تشریح کی دہلیز پر عرضی کو مسترد کر دیا تھا۔ اس تشریح کو ہم نے غلط پایا ہے اور ہائی کورٹ کے حکم کو رد کیا جانا چاہئے۔ چونکہ حکومت کا حکم نیم عدالتی عمل کے بنیادی تقاضوں کو پورا نہیں کرتا ہے اس لئے ہم ہائی کورٹ کو معافی کا حکم دینا ضروری نہیں سمجھتے ہیں۔ ریاستی حکومت کے حکم کو رد کیا جانا چاہئے اور حکومت کو ہدایت دی جانی چاہئے کہ وہ ہماری کیفیت کی روشنی میں معاملے کو نمٹائے اور ہم اسی کے مطابق حکم دیتے ہیں۔ مدعا علیہان اس عدالت اور ہائی کورٹ میں اپیل کنندگان کے اخراجات ادا کریں گے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and
integrity of this document